جناب قاری محمد عادل خان لاہور

امام فخرالدین رازیؒ
اور
اُن کی تصانیف

نام نسب ہرات کے شیخ الاسلام رازی کا نام محمد کنیت ابو عبداللہ یا ابوالفضل[1] اور لقب فخرالدین ہے ۔ سلسلہ نسب یہ ہے محمد ابن عمر بن حسین بن علی التیمی البکری الشافعی ہے ۔ صاحب وفیات الاعیان اور الاعلام میں زرکلی نے نسب نامہ اس طرح دیا ہے ۔
محمد بن عمر بن الحسن بن الحسین بن علی التیمی البکری الطبرستانی الرازی ۔

رازی کے والد اپنے عہد کے مشہور واعظ ، متکلم ، صوفی ، محدث ، ادیب اور انشاء پرداز تھے ۔ علم کلام میں ابوالقاسم انصاری کے شاگرد تھے اور فقہ میں ابو محمد الحسین بن مسعود فراء بغوی سے شرف تلمذ حاصل تھا ۔

علم کلام میں " غایۃ المرام " نام کی دو جلدوں میں ایک نہایت تحقیقی کتاب لکھی جس کے بارے میں سبکی اپنی کتاب طبقات میں رقم طراز ہے :-

" وھو انفس کتب اھل السنۃ و اشدھا تحقیقاً ۔ "

علاوہ ازیں اصول و وعظ میں بھی انہوں نے کئی کتابیں لکھیں ۔ مشغلہ درس و تدریس تھا ۔ وعظ بھی کہتے تھے ۔ آپ کا وعظ فصاحت و بلاغت اور تاثیر سے پر ہوتا تھا ۔ جس کی وجہ سے عوام میں خطیب الری مشہور ہو گئے تھے ۔ اور اسی نسبت سے رازی کو ابن الخطیب بھی کہا جاتا ہے ۔

ولادت رازی اسی علمی گھرانے اور علمی ماحول میں ۲۵ ر رمضان ۵۴۴ھ کو رے میں پیدا ہوئے ۔

---

[1] :- طبقات الاطباء میں رازی کی کنیت ابو عبداللہ اور تاریخ الحکماء میں ابوالفضل ہے ۔ اکثر مورخین قال ابو عبداللہ الرازی ہی لکھتے ہیں

اساتذہ و تعلیم | رازی کے اول استاذ ان کے والد بزرگوار عمر ضیاء الدین تھے۔ رازی نے ان سے علم کلام اور فقہ کی ابتدائی تعلیم حاصل کی۔ والد کی وفات کے بعد ایک عرصہ تک کمال سمعانی سے فقہ پڑھتے رہے۔ ایک اور فقیہ سے بھی فقہ پڑھنے کا تذکرہ قاضی محی الدین قاضی مرمذ نے کیا ہے۔ تحصیل فقہ کے بعد علم حکمت کی طرف توجہ کی اور اس کے لئے مدتوں رہے ہیں مجد جیلی کے سامنے زانوئے ادب تہ کیا۔ جب مجد جیلی مراغہ میں درس تدریس کیلئے گئے تو رازی بھی ہمراہ تھا۔ مراغہ میں طویل عرصہ تک مجد جیلی سے علم کلام اور علم حکمت کی تحصیل کرتے رہے۔ ان علوم کے علاوہ عربی و فارسی ادب میں بھی کامل دسترس حاصل ہوگئی۔ رازی متوسط درجے کے عربی شاعر بھی شمار کئے جاتے ہیں۔

سفر | رازی نے اپنی زندگی میں بہت سے ملکوں کا سفر کیا۔ تنگدستی اور مفلسی کی وجہ سے سیر و سیاحت کے دوران انہیں سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ تاہم سفر کا سلسلہ جاری رہا۔

ایک سفر کا تذکرہ ان الفاظ میں کرتے ہیں۔ " میں سرخس سے گذرا تو وہاں کے مشہور طبیب ثقۃ الدین شرف الاسلام عبدالرحمٰن بن عبدالکریم سرخی کے ہاں قیام کیا۔ شرف الاسلام عبدالرحمٰن نے میری بڑی خاطر مدارت کی۔ جس کے شکریہ میں میں نے "قانون شیخ" کی مشکل الفاظ کی تشریح کی اور اسے ان کے نام سے معنون کیا۔ رازی اِس کتاب کے مقدمے میں عبدالرحمٰن بن عبدالکریم کی بڑی تعریف کرتا ہے۔ لکھتا ہے کہ:

اس علم و فضل اور جاہ و مرتبت کے باوجود انہوں نے مجھ غریب الوطن پر بہت احسانات کئے۔ زمانہ قیام اور زمانہ سفر میں میری فارغ البالی اور اصلاحِ حال سے اِن کا قلبی تعلق رہا میں نے یہ کتاب تین وجوہ سے ان کے نام معنون کی ہے۔ ایک تو یہ کہ ان سے زبانی گفتگو کے دوران ان مباحث علمی میں بہت سے دوسرے مباحث واضح ہوئے، دوسرا یہ کہ ان کے احسان کا کچھ حق ادا کر دوں، تیسرے یہ کہ مجھ کو اِس علم میں اور بالخصوص اِس کتاب کے ابواب و فصول میں ان پر کامل اعتماد پیدا ہوگیا تھا۔

رازی کے مسلسل سفر میں رہنے کی ایک وجہ یہ بھی بیان کی گئی ہے کہ اِس عہد کے بلادِ اسلامیہ میں مختلف العقائد لوگوں کی کثرت ہوگئی تھی۔ نت نئے فرقے وجود میں آگئے

تھے۔ ان میں اکثر وبیشتر مجادلہ اور مناظرہ کا میدانِ کارزار گرم رہتا۔ یہ مناظرے ومجادلے اگرچہ علمی لحاظ سے مفید تھے۔ لیکن اخلاقی لحاظ سے یہ ایک زہر تھا۔ جو دلوں میں گھس کر نفاق، عداوت اور تعصب پیدا کرتا تھا۔ رازی ان مناظروں میں اکثر شریک ہوتا۔ اور لوگ ان کے حق گوئی اور بے باکی کی وجہ سے ان کے جانی دشمن بن جاتے جس پر انہیں اس جگہ سے کوچ کرنا پڑتا تھا۔ اسی دور کی ایک یادگار کتاب "مناظرات" کے نام سے چھپ چکی ہے۔ ایک مناظرے کے متعلق لکھتے ہیں۔

"مجھے شہر غزنہ جانے کا اتفاق ہوا۔ شہر کا قاضی نہایت حاسد، کم علم اور بہت زیادہ متصنع تھا۔ میں اکثر اس کے حوالی وموالی کے ذریعے ستایا جاتا۔ اس کے بعد مجھے بعض جلسوں میں جانے کا اتفاق ہوا۔ جس میں غزنہ کا یہ قاضی عوام کے ایک جم غفیر کو لے کر آگیا۔ اور ان کو حکم دیا کہ جب میں (رازی) گفتگو کروں تو وہ اس کی طرف سے شور وشغب کریں"[۱]

رازی نے ہند کا سفر بھی کیا ہے۔ تفسیر کبیر سورۃ ھود میں لکھا ہے کہ میں ہندوستان کے شہروں میں گیا تو دیکھا کہ یہ کفار خدا کے وجود پر متفق ہیں۔ اس سفر کی مزید تفصیل انہوں نے نہیں لکھی۔

جاہ وحشم خوارزم اور ماوراءالنہر کے سفر کے بعد رازی کی غربت وافلاس اور فلاکت وتنگدستی کا دور یکلخت ختم ہوگیا۔ رے میں دوبارہ آمد سے ہی ان کے عروج کا زمانہ شروع ہوگیا۔

واقعہ یوں ہے کہ ایک طبیب نے مرتے وقت اپنے دونوں لڑکیوں کی شادی رازی کے دو صاحبزادوں سے کردی۔ انتقال کے بعد اس کی تمام دولت آپ کو مل گئی۔ اس دولت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے۔ کہ ہر وقت پچاس غلام خدمت میں دست بستہ حکم کے منتظر کھڑے رہتے تھے۔

رازی کی سلاطین وقت کی نظر میں قدر منزلت :-

علماء، صلحاء، امراء اور عوام کے ساتھ ساتھ سلاطین وقت نے بھی رازی کی

---

[۱] :- مناظرات امام رازی مطبوعہ حیدرآباد دکن بھارت

بڑی عزت کی۔ رازی کے عہد میں خراسان، غور، غزنہ اور خوارزم پر غوریوں اور خوارزم شاہی خاندان کی حکومت تھی۔ اس حکومت کے سلاطین نے رازی کو اس کے علم و فضل کی وجہ سے بہت نوازا۔ غوری خاندان کا سلطان غیاث الدین غوری نہایت ہی فیاض علم دوست اور خوش عقیدہ شخص تھا۔ خراسان کی علمی، ثقافتی اور تمدنی ارتقا میں اس کا بہت ہاتھ ہے۔ بہت سے مدرسے بنوائے۔ خانقاہیں تعمیر کیں، جائدادیں وقف کر کے ان خانقاہوں اور مدرسوں کے خرچ کا انتظام کیا۔ جب کسی شہر میں جاتا تو وہاں کے فقہا، علماء اور صلحا پر نہایت سخاوت کرتا۔

غیاث الدین اور اس کے بھائی شہاب الدین غوری کے رازی سے گہرے اور مشفقانہ تعلقات تھے۔ غیاث الدین غوری نے تو ہرات میں جامع مسجد کے قریب رازی کیلئے ایک مدرسہ بنوا دیا تھا۔ جس میں مختلف شہروں سے طلبہ آکر تعلیم حاصل کرتے تھے۔ رازی نے اس احسان کا حق "لطائف غیاثیہ" لکھ کر ادا کیا۔

اولاد | مورخوں نے رازی کی اولاد کی صحیح تفصیل نہیں دی۔ البتہ صاحب طبقات الاطباء نے لکھا ہے کہ رازی نے اپنے پیچھے دو لڑکے چھوڑے۔ جن میں بڑا لڑکا ضیاء الدین عام علمی آدمی تھا۔ چھوٹا لڑکا شمس الدین کے لقب سے مشہور ہوا جو ذہانت اور فطانت میں مایہ ناز تھا۔ ایک اور لڑکا جس کا نام محمد تھا۔ لیکن یہ لڑکا رازی کی زندگی ہی میں فوت ہوگیا تھا۔

رازی کو اس کی وفات کا حد سے زیادہ صدمہ تھا۔ اپنی تفسیر میں جابجا اس غم کا اظہار کیا ہے۔ چنانچہ سورۂ یونس کے خاتمے پر لکھتے ہیں۔ "میں نے یہ سورۃ ماہِ رجب بروز ہفتہ ۶۰۰ھ میں ختم کی اور میں فرزند صالح محمد کی وفات پر نہایت غمگین اور تنگ دل تھا۔"

اخلاق و عادات | رازی کو دینی اور دنیوی دونوں قسم کی برکتیں حاصل تھیں۔ صاحب طبقات الشافعیہ نے انہیں اہل تصوف میں شمار کیا ہے۔ شذرات الذہب میں ہے کہ رازی نے مرنے کے بعد بہت بڑا ترکہ چھوڑا۔ جس میں اسی ہزار اشرفیاں تھیں۔

بعض مورخین نے ان پر مہوس ہونے کا الزام لگایا ہے۔ یہ الزام غلط ہو یا کہ صحیح اس سے ہمیں بحث نہیں۔ ہاں یہ ضرور کہا جاسکتا ہے کہ رازی دولت و جاہ کا دلدادہ تھا۔

وفات | رازی نے ۶۰۶ھ کو دوشنبہ کے دن ۶۳ سال کی عمر میں ہرات میں وفات پائی۔

پاپولر پریشر ککر

ساخت اور کارکردگی

بین الاقوامی معیار کے مطابق

★

پاپولر کا کمال ــــ پکوان بے مثال

سنٹرل ٹیسٹنگ لیبارٹریز حکومت پاکستان کا تصدیق شدہ

پاپولر انڈسٹریز۔ راجہ روڈ۔ سیالکوٹ۔ فون نمبر ۲۵۰۲

ٹنڈر نوٹس

محکمہ انہار گورنمنٹ کے منظور شدہ ٹھیکیداروں سے مندرجہ ذیل کاموں کیلئے 20 ستمبر 1976ء تک آئیٹم ریٹ اسٹنڈول ریٹ پر سر بمہر ٹنڈر مطلوب ہیں

نمبر شمار	کام کی نوعیت	تخمینہ	زر بیعانہ	مدت تکمیل
۱	کنسٹرکشن کنال روڈ 23000RD تا 44000 ورسک گریوٹی کنال	746000	14920	چھ ماہ (6)
۲	بلیک ٹاپنگ کنال روڈ RD 95000 تا 86000 ورسک گریوٹی کنال	784000	15680	چھ ماہ (6)

۱:۔ ٹنڈرہ 20 ستمبر سے ایک روز قبل 12 بجے دن تک موصول ہونگے اور اسی دن ٹھیکیداروں یا ان کے مجاز نمائندوں کی موجودگی میں کھولے جائیں گے ۔

۲:۔ زر بیعانہ کی رقم مہتمم صاحب ورسک کنال ڈویژن پشاور کے نام کال ڈیپازٹ کی صورت میں جمع کرانی ہوگی ۔

۳:۔ سادہ ٹنڈر فارم پانچ روپے کی نقد ادائیگی پر (جو ناقابل واپسی ہوں گے) زیر دستخطی کے دفتر سے حاصل کئے جائیں گے ۔

۴:۔ ٹنڈر دہندگان کو سالانہ رجسٹریشن کی رسید دفتر میں بھیجنی چاہیئے ۔

۵:۔ زیر دستخطی اپنا یہ حق محفوظ رکھتے ہے ۔ کہ وہ کوئی وجہ بتائے بغیر کوئی بھی ٹنڈر منظور یا مسترد کر دے ۔

۶:۔ دیگر تفصیلات زیر دستخطی کے دفتر میں کسی بھی کام کے دن صبح ساڑھے سات بجے سے دن کے ڈیڑھ بجے تک علاوہ اتوار یا دوسری تعطیل کے دیکھے جا سکتے ہیں ۔

نور باد شاہ آفریدی مہتمم ورسک کنال ڈویژن پشاور

INF (P) -1186